بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر قادیان
جلد ۱۷ — شمارہ ۳۲

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

Regd No. D. 67

غلام کو وقت نزدیک رسید
وپائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ — ۸ ظہور ۱۳۴۷ ہش — ۸ اگست ۱۹۶۸ء

## اخبار احمدیہ

قادیان ۷ ظہور - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع سے ظاہر ہے کہ ۲۱ وفا (جولائی) کو کچھ عرصہ کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ احباب دعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور بخیریت مرکز سلسلہ میں واپس لاتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ربوہ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کو امیر مقامی اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔

• فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں یکم وفا سے شروع ہوئی الحمدللہ ایک ماہ جاری رہنے کے بعد ۳۰ وفا کو کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گئی۔

قادیان - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال ڈلہوزی میں تشریف فرما ہیں سفر کی کوفت کی وجہ سے جاتے ہی محترم صاحبزادہ صاحب کو بخار کی شکایت ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(آگے صفحہ نمبر ۱۲ پر)

# اصلاح نفس کیلئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا

## جب تک خدا تعالےٰ کا فضل اور اس کی دستگیری شامل حال نہ ہو نفس کی اصلاح ممکن نہیں ہوتی

### ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے۔ وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں ہی کو خدا سمجھتا ہے اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے وہ انہیں نہیں ملتا کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے آتا ہے جو تدبیروں کا غلام نہیں انسانی تدبیروں اور تجویزوں کی ناکامی کی مثال خود خدا تعالےٰ نے دکھائی ہے۔ یہودیوں کو تورات کے لئے کہا کہ اس میں تحریف و تبدیل نہ کرنا اور بڑی بڑی تاکیدیں اس کی حفاظت کی ان کو کی گئیں لیکن کم بخت یہودیوں نے تحریف کر دی۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کو کہا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم نے اس قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پھر دیکھ لو کہ اس نے کیسی حفاظت فرمائی۔ ایک لفظ اور نقطہ تک پس و پیش نہ ہوا اور کوئی ایسا نہ کر سکا کہ اس میں تحریف و تبدیل کرتا۔ صاف ظاہر ہے کہ جو کام خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے۔ اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک خدا تعالےٰ کا فضل اور اسی کے ہاتھ سے نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا پس محض اپنی سعی اور کوشش سے طہارت نفس پیدا ہو جائے یہ خیال باطل ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ پھر انسان کوشش نہ کرے اور مجاہدہ نہ کرے۔ نہیں بلکہ کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے اور سعی کرنا فرض ہے۔ خدا تعالےٰ کا فضل سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ اس واسطے ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا نہیں چاہیئے جو اصلاح نفس کے لئے ضروری ہیں۔ مگر یہ تجربے اور تدابیر اپنے نفس سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنا چاہیئے جن کو خود اللہ تعالےٰ نے بیان کیا ہے اور جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھائی ہیں۔ آپ کے قدم بقدم چلو اور پھر دعاؤں سے کام لو تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو مگر خدا تعالےٰ کے فضل کے بغیر صرف تدبیروں سے صاف چشمہ تک نہیں پہنچ سکتے جو طہارت کا موجب بنے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۵، ۲۴۶)

## فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی کا یہ تیسرا اور آخری سال ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ ظہور (اگست) میں احباب جماعت کو فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں کی اسی سال مکمل ادائیگی کر دینے کی تحریک فرمائی اور فرمایا ہے:-

"جن دوستوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدے کئے ہوئے ہیں ان کو بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ تیسرا سال شروع ہو گیا ہے اور اس تحریک کا چوتھا سال نہیں ہو گا۔"

تیسرا سال اس کا آخری سال ہے۔ وہ ساری کی وصولی اسی کے اندر ہو جانی چاہیئے۔ مرکزی کارکنوں اور جماعتوں کے کارکنان کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ سال وصولی کا ہے وعدوں کا نہیں اگر کوئی چاہتا ہے تو وہ وعدہ کرے اور تین سال کا چندہ اکٹھا دینے کا وعدہ کرے۔ اور وہ اتنا ہی وعدہ کرے جو وہ تیسرے سال میں پورے کا پورا ادا کر سکے۔

اس وقت قریباً چودہ پندرہ لاکھ روپیہ قابل وصول ہے اور نسبت کے لحاظ سے غیر ممالک میں زیادہ نسبت قابل وصول کی ہے۔

"..... غیر ممالک میں جو ہمارے مبلغ اور عہدیداران (مقامی جماعت) کے ہیں ان کو بار بار جماعت کے سامنے یہ بات لانی چاہیئے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے اس تیسرے سال میں اپنے وعدوں کو پورا کریں۔"

حسب ارشاد حضور احباب جماعت کو فوری متوجہ ہو جانا چاہیئے۔

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۸ ظہور ۱۳۴۷ ہش

# جلوۂ نور اور اہلِ پیغام کی بیمار آنکھ

(۲)

بدر کی گذشتہ اشاعت میں ہم بتا چکے ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حق میں مولانا محمد یعقوب خان صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ لائٹ (انگریزی) کے تاثرات کی اشاعت سے منکرین خلافت کے کیمپ میں بُری طرح کھلبلی مچ گئی ہے جس وقت ہمارے ہاتھ صرف گجرات کے ایک ایڈووکیٹ جناب چیمہ صاحب کا مضمون تھا جو ۲ر جولائی کے پیغام صلح میں بطور ضمیمہ شائع ہوا مگر ایک ہفتہ بعد جب پیغام صلح کا ایک اگلا شمارہ ہمیں موصول ہوا۔ تو اس سے ہماری بات کی نہ صرف تصدیق ہو گئی بلکہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مولانا یعقوب خان صاحب کی اس غیر متوقع حق گوئی سے پیغامی کیمپ میں بڑی لے دے ہو رہی ہے۔ جیسا کہ جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"۱۱ر جولائی ۱۹۶۸ء کے روزنامہ الفضل میں خلیفہ صاحب ربوہ کے متعلق ایک بیان شائع ہوا ہے جو مولوی محمد یعقوب خان صاحب کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس بیان پر ہمارے محترم بزرگ حافظ محمد حسن چیمہ صاحب ایڈووکیٹ گجرات کا تبصرہ پیغام صلح کی گذشتہ اشاعت میں درج ہو چکا ہے۔ زیر نظر پرچہ میں بھی کراچی کے محمد بیدار صاحب کا ایک مضمون دوسری جگہ درج ہے اسی طرح بعض اور احباب کے بھی خطوط اور مضامین آ رہے ہیں جن میں خان صاحب کے بیان پر بہت کچھ جرح قدح کی گئی ہے"

(پیغام صلح مورخہ ۱۳ر جولائی ۱۹۶۸ء)

اس کے بعد جناب ایڈیٹر صاحب نے اس مقالہ میں تاثرات کے بارہ میں اپنی (جواب) ریسرچ پیش کرتے ہوئے خان صاحب کو "حواس باختہ" اور آپ کے تاثرات کو غیر سنجیدہ اور فریب دہ خیالات سے تعبیر کیا ہے۔

جناب چیمہ صاحب کے مضمون کا کسی قدر جائزہ تو ہم گذشتہ اشاعت میں پیش کر چکے ہیں اور باقی ماندہ باتوں کا بھی تجزیہ کرنا چاہتے ہیں مگر اس تسلسل کو تھوڑی دیر کے لئے منقطع کر کے مناسب دیکھتے ہیں کہ پہلے ہم جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے بیان کردہ "افکار عالیہ" کا تجزیہ کریں کیونکہ

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات

* * * * * *

پہلے نمبر پر جناب ایڈیٹر صاحب کا مخصوص انداز فکر ہے جو مولانا یعقوب خان صاحب کے تاثرات کے سلسلہ میں اختیار کیا گیا ہے جس طرح ایک شخص جب رنگین عینک پہن لے تو اُسے ہر شے اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہے یہی حال جناب ایڈیٹر صاحب کے خیالات کا ہے جن پر شدید قسم کے تعصب کا رنگ غالب ہے اسی انداز فکر کا نتیجہ ہے کہ جناب ایڈیٹر صاحب کی نگاہ نے خان صاحب کے بائیں حصہ جسم کے ساتھ خلاف واقعہ ان کے دماغ کو بھی فالج زدہ دیکھ لیا۔ اور اسی کج نگاہی پر جناب مدیر شہیر نے اپنے تبصرے کی عمارت کھڑی کر دی۔ ـ !! حالانکہ اخبار الفضل میں خان صاحب کی نسبت اس امر کی پہلے ہی صراحت موجود ہے کہ

"فالج کا اثر جسم کے صرف بائیں حصہ پر ہے۔ باقی اعضاء بفضلہ تعالیٰ بالکل ٹھیک اور درست حالت میں ہیں چنانچہ آپ روزانہ کتب و رسائل کا مطالعہ فرماتے اور حسب ضرورت تحریری کام بھی کرتے ہیں"

اس واضح صراحت پر جان بوجھ کر پردہ ڈالتے ہوئے محض مغالطہ دہی کے رنگ میں جناب ایڈیٹر صاحب بڑی دیدہ دلیری سے لکھتے ہیں:۔

"جہاں تک ہمارا خیال ہے چونکہ خان صاحب ممدوح کی کیفیت جسم کے دوسرے اعضاء کی مانند بُری طرح مفلوج ہو چکی ہے ... ...... اس لئے قادیانی احباب بالخصوص ان کے ربوائی عزیز نے ان کی اس حالت سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے نہ صرف اُنہیں مری لے جا کر خلیفہ صاحب ربوہ سے ملایا بلکہ وہ بیان بھی لکھ کر ان کی طرف منسوب کر دیا جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے"

(پیغام صلح ۲۴/۷/۶۸)

دیکھا آپ نے رنگین شیشے انسان کو کیا سے کیا دکھا دیتے ہیں۔ اس وسوسہ اندازی کے باوجود ہر مرد حق شناس بخوبی جانتا ہے کہ یہ شخص کہنا کہ ایک شخص کا جسم پر مرض فالج کا اثر ہونے سے یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکالا جا سکتا کہ جسم کے ساتھ ساتھ مریض کا دماغ بھی ماؤف ہے محض خیالی باتوں اور قیاس آرائی کی بنیاد پر کسی کی حق و صداقت کو مشتبہ کرنا مومنوں کا کام نہیں اور نہ ہی تقویٰ کی علامت ہے جس کا بیج بونے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت عمل میں آئی ہے

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

* * * * * *

خان صاحب کو جسم کے ساتھ دماغی فالج کا مریض بتانے کے علاوہ پیغام صلح کے مدیر شہیر نے ایک دوسرا نکتہ بھی نکالا ہے۔ اور اس کو اس قدر پھیلایا اور اس پر زور دیا ہے کہ اس کے ساتھ ۲۴ر جولائی کا مقالہ پورا کر دیا۔

قبل اس کے کہ ہم اس لاجواب نکتہ کی تفصیل ایڈیٹر صاحب ہی کی عبارت سے پیش کر کے اس کی حقیقت آشکارا کریں۔ قارئین بدر کے علم اور آگاہی کے لئے اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ مولانا محمد یعقوب خان صاحب غیر مبائعین میں مسلمہ شخصیت کے مالک ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب سابق امیر غیر مبائعین کے ہم زلف اور قریبی رشتہ دار ہونے کے علاوہ اُن کی جماعت میں نمایاں پوزیشن رکھتے ہیں۔ ان کی مسلمہ شخصیت ہی تھی کہ یورپ میں تبلیغ اور انگریزی ہفت روزہ لائٹ کی ادارت کا اہم کام ان کے سپرد رہا۔ اسی لئے تو چیمہ صاحب نے اپنے سابقہ مضمون میں مولوی محمد علی صاحب کی تعریف و توصیف کے سلسلہ میں ...... [illegible] ......

مولانا یعقوب خان صاحب کے بارہ میں اعتراف کرتے ہوئے جلی حروف میں لکھا:۔

"یہ وہ مولانا محمد علی صاحب ہیں جن کے غلام محمد یعقوب خان صاحب خود ان کی زندگی کے آخری لمحات تک دایاں بازو بنے رہے"

(ضمیمہ پیغام صلح ۱۷/۷/۶۸)

زمانہ کی ستم ظریفی کہئے یا اسے غیر مبائعین کی طوطا چشمی سے تعبیر کیجئے کہ خان صاحب کے ایک ہی بیان سے جو سراسر حق و صداقت پر مبنی ہے ان کے وہی ساتھی آج ان کے بارہ میں کس قدر بدل گئے ہیں

زمیں چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

خان صاحب کے "تاثرات" کے سلسلہ میں دوسرا لاجواب نکتہ جو پیغام صلح کے مدیر شہیر نے ڈھونڈھ نکالا ہے یہی ہے کہ خان صاحب نے اس بیان میں غیر سنجیدہ مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے اور یہ بات آپ کی عادت میں داخل ہے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

قارئین کرام سے ہماری درخواست ہے کہ ایک طرف غیر مبائعین میں خان صاحب کی مسلمہ شخصیت کا تصور کریں اور دوسری طرف جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے وہ ہمہ یارکس ملاحظہ فرمائیں جو زیر نظر مقالہ میں خان کی نسبت دیئے ہیں لکھتے ہیں:۔

(ا) "کیا مولوی یعقوب خان صاحب کو مرزا ناصر احمد کے چہرہ پر ایک نظر ڈالنے سے زندہ خدا کا موجود ہونا محسوس ہوا۔ ان جیسی عقل و فکر کے آدمی کے منہ سے (اگر وہ ہوش و حواس میں ہوں) اس قسم کی بات نکلنا سوائے غیر سنجیدہ مبالغہ آرائی کے اور کسی طرح ممکن نہیں"

آگے چل کر لکھا:۔

"ہاں خان صاحب نے حسب عادت غیر سنجیدہ مبالغہ آرائی سے کہہ دیا ہو تو الگ بات ہے"

(ب) مولانا یعقوب خان صاحب کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی شخصیت کا ہر قسم کے تصنع سے بالاتر ہونے کی بات اور حضور کی سادگی کو حقیقی روحانیت کی روح قرار دینا اور یہ کہنا کہ ان کو شخص دیکھنا ہی انسان کے اندر نور ایمان پیدا کرتا ہے"۔ اس سارے "پوائنٹ" پر تبصرہ کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بھی خان صاحب کے اس غیر سنجیدہ طرز بیان کا نتیجہ ہے جو کسی کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے ان سے ظہور پذیر ہوتا ہے"

(ج) مقالہ کے آخر میں اپنے مایۂ ناز دو نوں نکات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"اگر یہ بیان اُنہوں نے اپنے ہوش و حواس میں دیا ہے تو بھی یہ اس غیر سنجیدہ مبالغہ آرائی کا نتیجہ ہے جو ان کی طبیعت کا خاصہ ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اس قسم کے حواس باختہ اور غیر سنجیدہ لوگوں کے فریب دہ خیالات (بقیہ ...)

(باقی صفحہ ۵ پر)

معارف القرآن

# روحانیت کے درست ہونے سے ہی دنیا میں سچا امن قائم ہو سکتا ہے

## توحید باری تعالیٰ ہی تمام دنیا کے اتحاد کا نقطہ مرکزی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دنیا میں حقیقی امن قائم ہونے اور حقیقی اتحاد اور یکجہتی پیدا کرنے کے اہم سوالات پر نہایت ہی لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالتے ہوئے سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر ۶۸ کی تفسیر کے سلسلہ میں فرمایا ہے:-

توحید باری تعالیٰ کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے تو

### فطرتِ انسانی کی شہادت

کو پیش کیا تھا اور بتایا تھا کہ مشرک لوگ خدا تعالیٰ کا انکار تو کرتے ہیں مگر جب مصیبت آتی ہے اور اُن کے دل اور دماغ پر سے وہ پردے دور ہوتے ہیں جو قومی تعصب یا جہالت وغیرہ کے نتیجہ میں پڑ جاتے ہیں تو وہ بے اختیار اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھک جاتے ہیں اور اُس کو خلوص کے ساتھ پکارنا شروع کر دیتے ہیں۔ اُن کی یہ فطرتی پکار اس بات کا ثبوت ہوتی ہے کہ اُن کے دل خدا تعالیٰ کی عظمت اور اُس کی کبریائی کو محسوس کرتے ہیں ورنہ مصیبت کے وقت اُن کی فطرت اس طرح عریاں ہو کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے پر کیوں مجبور ہوتی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ

### اس توحید کے ثبوت کے لئے

خانہ کعبہ کے وجود کو پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے ... کہ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ عرب میں چاروں طرف لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت کا بازار گرم رہتا ہے اور کسی کی جان اور عزت و آبرو محفوظ نہیں سمجھی جاتی لیکن مکہ والوں کو حدود حرم میں رہنے کی وجہ سے اتنا بڑا امن حاصل ہے کہ کوئی اُن پر اُنگلی تک نہیں اُٹھا سکتا۔ یہ عظیم الشان انعام آخر مکہ والوں کو کیوں حاصل ہوا؟ کیا اس میں اُن کی کسی ذاتی قابلیت کا دخل ہے یا اس کے پیچھے صرف وہ دعا ہے ابراہیمی کام کر رہی ہے جو بیت اللہ کی بنیاد اُٹھاتے وقت اُنہوں نے کی۔ اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ رنگ میں التجا کی کہ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَھْلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْھُمْ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۷) یعنی اے میرے رب اس جگہ کو

### ایک پُر امن شہر

بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائیں انہیں ہر قسم کے پھل عطا فرما۔ پھر جبکہ دعائے ابراہیمی کی وجہ سے ہی انہیں امن میسر آیا اور دعائے ابراہیمی کی وجہ سے ہی انہیں رزق ملا۔ اور دعائے ابراہیمی کی وجہ سے ہی انہیں عزت اور شہرت نصیب ہوئی تو انہیں سوچنا چاہیئے کہ ابراہیم نے بیت اللہ کی تعمیر کیا اس لئے کی تھی کہ یہاں خدائے واحد کی بجائے تین سو ساٹھ بُت رکھ دیئے جائیں اور انسان اپنی جبین نیاز رب العالمین کی بجائے پتھر کے بے جان بتوں کے آگے جھکا دے۔ یا اس لئے کی تھی کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیم اور اسماعیل کو حکم دیا تھا کہ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۶ ع ۱۵) یعنی میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لئے ہمیشہ پاک و صاف رکھو۔ جب اس گھر کی تعمیر ہی

### خدائے واحد کی عبادت کا ایک مرکز

بنانے کے لئے کی گئی تھی اور جبکہ اسی دعا اور کعبہ کے متولی ہونے کی وجہ سے مکہ والوں کو تمام عرب میں ایک نمایاں اعزاز حاصل ہوا تو یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا عظیم الشان نشان ان کی آنکھوں کے سامنے رکھا ہے اور بیت اللہ کی ایک ایک اینٹ انہیں خدائے واحد کی عبادت کی طرف متوجہ کر رہی ہے پھر بھی ان کی خطا کار پیشانی ہمیشہ باطل کے سامنے جھکتی ہے اور وہ اپنے عمل سے احسان ناشناسی کا بدترین مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

یہ معنے تو صرف مکہ والوں کی مناسبت کے لحاظ سے کئے گئے ہیں لیکن ایک دوسرے نقطۂ نگاہ سے اس آیت کو دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بیت اللہ کو جو توحید کا مرکز ہے۔

### امن عالم کے قیام کا ایک زبردست ذریعہ

قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ دنیا کو حقیقی امن صرف اسی صورت میں میسر آسکتا ہے جب وہ توحید کے اس مرکز سے تعلق رکھے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اس وقت اتنے مذاہب پائے جاتے ہیں اور ان مذاہب کی تعلیمیں آپس میں اس قدر مختلف ہیں اور ان مختلف مذاہب کے پیرو اپنے خیالات میں اتنا اختلاف رکھتے ہیں کہ بظاہر

### دنیا میں یکجہتی اور اتحاد

پیدا ہونا ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ صرف ایک ہی نقطہ مرکزی ہے جس پر تمام مذاہب کا اتحاد ہو سکتا ہے اور وہ توحید باری تعالیٰ کا نقطہ ہے۔ جس طرح بھائی بھائی کا آپس میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن باپ پر سب کا اتحاد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مذاہب کا آپس میں ہزار اختلاف سہی توحید باری تعالیٰ ایک ایسا عقیدہ ہے جس سے دنیا کا کوئی مذہب اختلاف نہیں کر سکتا اور یہی حقیقی مواخات پیدا کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ جب تک دنیا یہ نہ سمجھے کہ زید اور بکر اور عمرو اور خالد سب میرے رب کی مخلوق ہیں اور انہیں بھی اُسی خدا نے پیدا کیا ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اُس وقت تک ایک دوسرے کی تحقیر اور عناد کا جذبہ دلوں سے مٹ نہیں سکتا۔ اسلام نے امن عالم کے قیام کے لئے سب سے پہلے اسی نقطۂ مرکز کا

کو لیا اور توحید باری تعالیٰ کو دنیا میں قائم کیا۔ اور انسانی قلوب میں یہ امر راسخ کیا کہ

### اسلام کا خدا رب العالمین ہے

یعنی وہ اسی طرح مسلمانوں کا خدا ہے جس طرح ہندوؤں اور عیسائیوں اور یہودیوں اور زرتشتیوں وغیرہ کا خدا ہے جب ایک عیسائی اور یہودی بھی ہمارے خدا کا ویسا ہی بندہ ہے جیسے ایک مسلمان تو

ایک سچے مسلمان کے دل میں کسی ہندو یا عیسائی یا یہودی یا زرتشتی کا بُغض کبھی پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ وہ ان سب کو اپنا بھائی تصور کرے گا اور اس کی محبت کا ہاتھ اُن سب کی طرف اُسی شوق کے ساتھ بڑھے گا جس شوق کے ساتھ ایک مسلمان کی طرف بڑھتا ہے۔

پس اسلام نے امن عالم کے قیام کے لئے توحید کا سبق پیش کیا اور پھر اس سبق کو ہمیشہ کے لئے ذہنوں میں راسخ کرنے کے لئے اُس نے مسلمانوں کو بیت اللہ کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ (سورۃ آل عمران آیت ۹۷) یعنی سب سے پہلا گھر جو تمام دنیا کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایک گھر جو

### تمام دنیا کے اتحاد کا نقطۂ مرکزی

تھا وہ مذاہب نہیں بنا سکتے تھے جن کی نگاہ کبھی قومی حد بندیوں سے آگے نہیں گئی۔ ایسا گھر صرف خدا تعالیٰ کے الہام اور اُسی کے منشاء کے مطابق تعمیر ہو سکتا تھا۔ سو خدا نے تمام دنیا کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کے لئے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی اور زمانہ ابراہیمی میں اس عمارت کی تجدید ہوئی اور دنیا کے سامنے پہلی دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ اعلان کیا کہ یہ گھر اس کے لئے بنایا گیا ہے کہ یہاں لوگ آئیں۔ اس مقدس گھر کا طواف کریں۔ اس میں عبادت اور ذکر الٰہی کریں اور دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنے اس احسان کی طرف زیر تفسیر آیت میں توجہ دلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ ہم نے بیت اللہ کے ذریعے امن عالم کے قیام کی کیسی زبردست تدبیر کی ہے اور کس طرح ہم نے عربی اور غیر عربی

## مشرقی اور مغربی

گورے اور کالے سرخ اور زرد سب کو ایک مرکز پر جمع کر دیا ہے اور پھر ان گوروں سے تعلق رکھنے والے کا نہ اپنا امن برباد ہوتا ہے نہ اُس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا امن برباد ہوتا ہے۔

... ہے بلکہ اسلامی تعلیم کے ماتحت بیت اللہ سے سچا تعلق رکھنے والا وہی سمجھا جا سکتا ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان کے شر سے دنیا کا ہر شخص محفوظ ہو۔ گویا بیت اللہ کے ذریعہ نہ صرف ایک مدرسۂ امن کھول دیا گیا ہے۔ بلکہ جو لوگ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے ہیں وہ بھی دنیا میں

## امن کے علمبردار

بن جاتے ہیں وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ وہ بد ظنی نہیں کرتے۔ وہ بے جا غصب سے کام نہیں لیتے۔ وہ لالچ میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اور یہی چیزیں دنیا کا امن برباد کرنے والی ہوتی ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق قائم ہو جانے کی وجہ سے انہیں اطمینانِ قلب حاصل ہو جاتا ہے جبکہ باقی دنیا لالچ اور حرص کی آگ میں جل رہی ہوتی ہے۔ اور لوگوں کو نہ اپنے قلوب میں اطمینان نظر آتا ہے اور نہ اُن کے ساتھ تعلق رکھنے والے اپنے آپ کو مطمئن پاتے ہیں۔ اسی امر کی طرف وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ بیت اللہ سے تعلق رکھنے والوں نے تو خدائے واحد کی تعلیم پر عمل کر کے ہمیشہ کا امن حاصل کر لیا لیکن ان کے ارد گرد جو اقوام بس رہی ہیں وہ اسلامی تعلیم کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے

## بد امنی کا شکار

ہو رہی ہیں۔ ان میں لڑائیاں بھی ہوتی ہیں آئے دن جھگڑے اور فسادات بھی ہوتے ہیں۔ اُن کے مال و اسباب بھی لوٹے جاتے ہیں۔ امن صرف انہی لوگوں کو میسر ہے جو خدائے واحد پر ایمان لا کر بیت اللہ کے ساتھ سچا تعلق رکھتے ہیں۔ باقی سب دنیا میں بد امنی ہی بد امنی پائی جاتی ہے اور ہر دل بے چینی اور اضطراب کا شکار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نمایاں امتیاز کو پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب بیت اللہ کے ذریعہ دنیا میں

## اتنا بڑا انقلاب

پیدا ہو چکا ہے تو کیا اس کے بعد بھی انہیں

اپنی باطل سکیموں کی کامیابی پر یقین ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان انعام کی ناقدری کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے اُن کی بے چینی اور خلش کو دور کرنے کے لئے خود آسمان سے نازل فرمایا ہے۔ اگر وہ عالمگیر امن قائم کرنے کے خواہشمند ہیں تو اس کا طریق یہی ہے کہ خدائے واحد پر ایمان لا کر بیت اللہ سے تعلق رکھنے والے گروہ میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ سچا امن کبھی بھی روحانیت کے درست ہوئے بغیر دنیا میں قائم نہیں ہو سکتا۔

دنیا کوشش کر رہی ہے کہ ہتھیاروں کے ساتھ صلح کو قائم رکھے۔ قانون کے ساتھ صلح کو قائم رکھے یا عقل کے ساتھ صلح کو قائم رکھے۔ لیکن یہ تینوں چیزیں ناقص ہیں گو اپنے اپنے دائرہ میں ضروری بھی ہیں

یہ تینوں اشیاء جب تک روحانیت کے ساتھ نہ ملیں اُس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ہتھیاروں کے ساتھ اس لئے

امن قائم نہیں رکھا جا سکتا کہ

## ہتھیاروں کی دوڑ

شروع ہو جاتی ہے اور پھر یہ عادت ایسی پڑ جاتی ہے کہ صلح کے بعد بھی صلح کرانے والی قومیں ہتھیار جمع کرتی چلی جاتی ہیں۔ جس طرح ایک مالدار بھرے ہوئے بٹوے کے بغیر سفر نہیں کر سکتا حالانکہ غریب آدمی چند پیسوں کے ساتھ سفر پر نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہتھیار جمع کرنے والی قومیں ہتھیاروں کی ضرورت کے ختم ہونے کے بعد بھی ہتھیار جمع کرتی چلی جاتی ہیں کیونکہ ہمسایہ سے ڈرنے کی عادت انہیں پڑ جاتی ہے اور کافی ہتھیاروں کے بغیر اُن کے دل اطمینان نہیں پاتے۔

قانون اس لئے امن قائم نہیں کر سکتا کہ قانون ظاہر پر حکومت کرتا ہے باطن پر نہیں۔ اور عقل اس لئے امن قائم نہیں کر سکتی کہ عقل اخلاق کے تابع نہیں ہوتی وہ یہ دیکھتی ہے کہ میرا یا میرے دوست کا فائدہ کس میں ہے وہ یہ نہیں دیکھتی کہ بعض ظاہری فائدے باطنی نقصان کا موجب ہوتے ہیں اور ترتیب کی درستی جلد کو خراب کر دیتی ہے۔ لیکن روحانیت ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو ذاتی طور پر نیکی کی طرف مائل رکھتی ہے کیونکہ روحانیت نام ہے جذبات کے اخلاقی رنگ میں ڈھل جانے کا۔ اور جب جذبات اخلاقی رنگ میں ڈھل جائیں تو لازماً عقل بھی اُن کے ساتھ ہوتی ہے اور ایک ایسا

دوام پیدا ہو جاتا ہے جس کو کوئی لالچ یا کوئی حرص یا کوئی خوف اپنے مقام سے ہلا نہیں سکتا۔ (تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ سوم صفحہ ۲۰۲ تا ۲۰۴)

---

# مکرم خان عبدالاحد خان صاحب افغان درویش قادیان وفات پا گئے

## اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۳ ظہور۔ افسوس کہ قادیان کے مخلص بزرگ درویش مکرم خان عبدالاحد خان صاحب افغان آج رات قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بوجہ پیرانہ سالی ایک عرصہ سے صاحبِ فراش تھے اور چلنے پھرنے سے قریباً معذور ہو چکے تھے دو سال سے آنکھوں میں موتیا اُتر آنے کے سبب بینائی پر بھی اثر پڑا تھا۔ آج صبح سے لگاتار بارش ہوتی رہی۔ چونکہ مرحوم موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جانا تھا اس لئے اسی حالت میں مکرم جنرل سیکرٹری صاحب لوکل انجمن احمدیہ کی نگرانی اور ہدایت میں چند مستعد نوجوانوں نے بڑی ہمت اور خاص کوشش کر کے قبر کھود دی۔ زوردار بارش کے سبب بار بار تیار شدہ قبر میں پانی بھر جاتا بار بار نکالنا پڑا۔ اس کے پیشِ نظر مناسب سمجھا گیا کہ نعش کو تابوت میں رکھا جائے۔ چنانچہ بارش کے دوران ہی تابوت بھی تیار کرایا گیا اور تجہیز و تکفین کا کام مکمل کر لیا گیا۔ ایک بجے کے قریب بارش ذرا ہلکی ہوئی تو محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے برآمدہ میں نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں باوجود موسم کی خرابی کے بڑی تعداد میں درویشان شریک ہوئے اور بارش کی تیز ہلکی پھوار میں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر نعش کو برستے مینہ میں سپردِ خاک کیا گیا اور قبر تیار ہونے پر اجتماعی دعا ہوئی۔

مرحوم خان صاحب بہت دعا گو مخلص غیرت مند بزرگ تھے۔ ملک افغانستان کے باشندہ تھے۔ کابل کے قریب رہائش رکھتے تھے ۱۲ سال کی عمر میں احمدیت سے آگاہی ہوئی اور اپنے ہم عمر محترم خان میر خان صاحب افغان کے ہمراہ پنجاب میں آ گئے۔ اور خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں ایسے قادیان وارد ہوئے کہ پھر یہیں کے ہو کر رہے اور ساری زندگی درویشانہ حالت میں گذار دی۔ خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے سالہا سال تک حضرت اقدس رضی اللہ عنہ کے آزیری پہرہ دار رہے اور بڑی ہوشمندی سے یہ خدمت سر انجام دی۔ حتیٰ کہ چند بار مشکوک افراد کو عین موقعہ پر پکڑ لینے میں بھی کامیاب ہوئے جو قتل کر دینے کے ارادہ سے آئے تھے اور پکڑے جانے پر انہوں نے اس امر کا اقرار کیا۔

جہیر الصوت بات چیت میں خاص افغانی انداز رکھتے تھے۔ ایک لمبا عرصہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت در فاقت میں رہے اور حضور کی مجلس میں باعثِ رونق بننے کی سعادت پائی۔ تقسیم ملک کے بعد حضور رضی اللہ عنہ کی اجازت سے قادیان میں درویشانہ زندگی کو ترجیح دی باایں ہمہ حضور نے اپنے اس دیرینہ خادم کو ہمیشہ یاد رکھا انہی قدر نوازیوں کا نتیجہ تھا کہ باوجود پیرانہ سالی کے حضور کی خاص توجہ اور کرم فرمائی سے شادی ہو گئی۔ اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب پونچھی کی بیٹی محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ آپ کے نکاح میں آئیں جنہوں نے بڑی سعادتمندی کے ساتھ اپنے شوہر کی آخری وقت تک خدمت کا حق ادا کر دیا۔ افسوس کہ کوئی اولاد نہ ہوئی۔ مرض الموت اور اس سے پہلے گھریلو معذوری کے دنوں میں مرحوم کے پھوپھی زاد برادر نسبتی عزیز منظور احمد نے خاص خدمت کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی آپ کا خاص خیال رکھتے۔ اور گاہے گاہے ان کی عیادت کے لئے خود تشریف لے جاتے اور دیر تک پاس تشریف فرما کر مرحوم کی دلداری فرماتے۔ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل بھی اکثر ان کا خیال رکھتے اور قریباً روزانہ ہی بعد از عصر مہمان خانہ بہار (جہاں مرحوم کی رہائش تھی) کے پاس تشریف فرما کر عیادت اور دلداری فرماتے۔

مرحوم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام سے گویا عشق تھا۔ تندرستی کے زمانہ میں مرحوم بستر اور تابت حضور علیہ السلام کا یہ کلام اپنے مخصوص انداز میں بلطف لے لے کر بلند آواز میں گھنٹوں پڑھتے رہتے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور آپ کی بیوہ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

# جلوۂ نور اور اہلِ پیغام کی بیمار آنکھ

(بقیہ صفحہ ۲)

یہ ہیں ریمارکس ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے کس کے متعلق ؟ انگریزی ہفت روزہ لائٹ کے لائق ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب کے ہزلف ' ان کے آخری لمحات تک دایاں بازو بنے رہنے والے ان کے بارہ میں اس رنگ میں تاثرات قلمبند کرنے والے کہ بقول چیمہ صاحب مولوی صاحب کی تصویری شخصیت کو الفاظ کا پیکر بنا کر زندہ جاوید بنا دیا (؟) یہ جلوہ گر کر کے ایسے نقوش ثبت کر دینے والے جو کبھی مٹائے نہ جا سکیں گے " — آہ آج یہ ان ریمارکس کے مستحق قرار دیئے جا رہے ہیں۔ جن کی تفصیل اوپر گذر چکی کیا ان ریمارکس کو پڑھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بات اہلِ پیغام کی نسبت ایک دفعہ پھر روشن ہو کر سامنے نہیں آ جاتی ؟ کہ سے

مجھ کو کیا شکوہ ہو تم سے کہ مرے دشمن ہو
تم یونہی کرتے آئے ہو جب پیروں سے

کیا ایک دنیا اس زبردست صداقت کو پیشتر خود مشاہدہ نہیں کر چکی جو ایک تحدی کے رنگ میں آج سے ۴۴ سال پہلے اہلِ پیغام کو مخاطب کر کے واضح کی گئی تھی سے

پھیر لو جتنی جماعت ہے یری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے میرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
جاننے والے میرے بڑھو گے رہیں گے تم سے
یہ قضا ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

مولانا یعقوب خاں صاحب کو حواس باختہ قرار دینے والو ! خاں صاحب حواس باختہ ہیں یا نہیں یہ تو ایک علیحدہ بحث ہے مگر یہ بات تو ثابت شدہ ہے کہ یورپ کے ان تاثرات کی اشاعت پر اہلِ پیغام ضرور حواس باختہ ہو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گجرات کے ایڈووکیٹ چیمہ صاحب سے لے کر پیغام صلح کے مدیر شہیر بلکہ مراسلہ نگار حضرات تک سب کے سب اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے ہیں اور اسی عالم میں ان کی قلم سے بے جوڑ باتیں۔ لایعنی نکات نکل رہے ہیں، تمام دور ازکار توجیہات اور خلاف قیاس آرائیاں اور غیر متوازن آراء ، سب لکھنے والوں کی انہی دماغی پریشان حالی کا واضح ثبوت ہے — !! فاعتبروا یا اولی الابصار

جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے ان واضح ریمارکس کے بعد کیا فرماتے ہیں جناب چیمہ صاحب ایڈووکیٹ گجرات ، ان لمبے لمبے تبصرہ جات کے بارہ میں جو خاں محمد یعقوب خان صاحب کے قلم سے مولوی محمد علی صاحب کی تعریف و توصیف میں لکھے گئے اور جناب چیمہ صاحب نے بڑے طمطراق کے ساتھ خان صاحب کے خلاف بطور حجت ملزمہ کے پیش کئے تھے !! کیا ایڈیٹر صاحب موصوف نے ان کے کئے کرائے پر پانی نہیں پھیر دیا اور ان کے قلمی شاہکار کا سارا ردو دخاک میں نہیں ملا دیا ؟

بات صاف ہے کہ اگر خان صاحب کو بقول مدیر شہیر تعریف و توصیف میں غیر سنجیدہ "مبالغہ آرائی کی عادت" ہے تو ضرور ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کی تعریف و توصیف میں بھی یہی غیر سنجیدہ مبالغہ آرائی کا عنصر ضرور شامل ہو گا۔ اس لئے مناسب ہے کہ جناب چیمہ صاحب اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح دونوں مل کر پہلے خود فیصلہ کر لیں کہ کس کی بات قابل ترجیح ہے۔ اس کے بعد بیباک کا رخ کریں۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اگرچہ پیغام صلح مجریہ ۲۴ جولائی کے جملہ مندرجات کا اصولی طور پر جائزہ لیا جا چکا ہے۔ مگر اہلِ پیغام کی مزید ضیافت طبع کے لئے اس پرچہ میں شائع شدہ اس کھلی چٹھی کا بھی کسی قدر ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ جو کراچی کے "بیدار صاحب" نام کے ایک دوست نے مولانا محمد یعقوب خاں صاحب کے نام لکھی ہے۔ چٹھی کے اختتام پر خان صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں :-

"اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگروں کے اثر سے متاثر ہونے کے باوجود اپنے عصا کو پھینک کر اذنِ خداوندی سے غالب آ سکتے تو یقین کیا جا سکتا کہ آپ کے پاس بھی ایک "ضرب کلیمی عقائد" کی صورت میں موجود ہے۔ تو اس کے ہوتے ہوئے کسی جادو کے فریب میں آپ کو نہیں پھنسنا چاہیئے"

(ایضاً صفحہ ۱۰)

معلوم نہیں جناب بیدار صاحب یہ سطور لکھتے وقت عالم بیداری میں تھے یا اونگھ رہے تھے ؟ موصوف کا غالب خیال یہی ہے کہ جب خان صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ کی ملاقات کے لئے گئے تو ان پر جادو کر دیا گیا۔ میں اس فریب میں بیچارے خان صاحب پھنس گئے۔ بیدار صاحب مشورہ دے رہے ہیں کہ خان صاحب کو کسی جادو کے فریب میں نہیں پھنسنا چاہیئے تھا !!

ہم سمجھتے ہیں کہ جناب بیدار صاحب کا یہ مشورہ اور اسی طرح کے لایعنی مشورہ پر مشتمل کھلی چٹھی کو پیغام صلح میں شائع کر کے ایڈیٹر صاحب نے اسی طرح کی حواس باختگی کا مزید ثبوت بہم پہنچایا ہے جس کا مفصل ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جادو کا فریب حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس قسم کے ہتھکنڈے سے ہو کھانا تو آپ ایسے لوگوں کا خاصہ ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریرات کے ہوتے ہوئے محض فریب دہی کے انداز میں ایسی توجیہات کرنے لگتے ہیں جن کے خلاف خود ان لوگوں کی ایسی وہ تحریرات تکذیب کرتی ہیں جو اختلاف سے قبل کی سلسلہ کے مطبوعہ لٹریچر میں اب تک موجود ہیں

جناب بیدار صاحب کی کھلی چٹھی سے اس قسم کی ایک اور پُرلطف بات سن لیجئے۔ موصوف محترمی خان صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں :-

"مولانا صاحب ! قرآن عظیم کی یہ آیت ثم یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا یعنی بڑھاپے کی انتہا انسان پر جب آتا ہے تو تمام سیکھا ہوا علم بھی بھلا دیتا ہے لیکن یہ بات روحانی بصیرت پر منطبق نہیں آتی جو اگر دل میں کوئی پہلے سے موجود نہ ہو تو روحانی بصیرت اور نیک نیتی کی تیز آنکھ سے روحانی آدمی کو شناخت کرنا بلا ہر مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو گیا ہے" (ایضاً)

جناب بیدار صاحب نے آیت کریمہ کے حوالہ سے بات تو بالکل صحیح اور درست بیان کی مگر نتیجہ غلط نکالا۔ خاں صاحب روحانی آدمی کی شناخت میں غلطی نہیں کھائی۔ کیونکہ بقول آپ کے ان کی روحانی بصیرت تو چمک اٹھی اور ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ آپ لوگوں کی بیمار آنکھیں اس کا نظارہ کرنے سے محروم رہیں اور آج محض اپنی بے بصیرتی کی وجہ سے آپ خان صاحب پر معترض ہو رہے ہیں۔

اس موقعہ پر آپ لوگوں کی حالت فرعون اور اس کے ساتھیوں کی سی ہے ان کی موجودگی میں جب بعض افراد پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوا اور معجزانہ کیفیت دیکھتے ہی ان کی روحانی بصیرت چمک اٹھی مگر فرعون اس سے محروم رہا۔ وہ اسی طرح کی حواس باختگی کے عالم میں پکار اٹھا۔

" آمنتم بہ قبل ان آذن لکم ان ھذا لمکر مکرتموہ فی المدینۃ —

(اعراف آیت ۱۲۴)

قارئین کرام غور فرمائیں آیت کریمہ کا مضمون اس وقت اہلِ پیغام پر کس طرح منطبق ہو رہا ہے۔ اور اہلِ پیغام بھی اسی طرح کی بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کر رہے ہیں جو ایک زبردست تاریخی واقعہ کے موقعہ پر مشاہدہ کی گئی — !!

آیت کریمہ کے دوسرے حصہ کے انطباق کے لئے جناب ایڈیٹر صاحب کے مقالہ کی حسب ذیل سطور ملاحظہ فرمائی جائیں لکھتے ہیں :-

"ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ بیان انہوں نے لکھوایا بھی نہیں بلکہ ان کے ایک ربوائی عزیز نے خود لکھ کر ان سے دستخط کروا لئے اور الفضل کو بغرض اشاعت بھیج دیا۔

ہمارا مقصد اس وضاحت سے یہ نہیں کہ ہم مولوی محمد یعقوب خاں صاحب کو بری الذمہ قرار دیں بلکہ ہم بتانا چاہتے ہیں کہ ربوائی حضرات کس قدر چالاک واقع ہو گئے ہیں کہ ایک معذور انسان کو جکڑ دینے اور اس کی معذوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے سے بھی نہیں چوکتے۔" (ایضاً)

فرمایئے موسیٰ علیہ السلام پر فوری ایمان لے آنے والوں کو مخاطب کر کے :

ان ھذا لمکر مکرتموہ فی المدینۃ کہنے والوں کی بات اس سے کچھ مختلف تھی جو جناب ایڈیٹر صاحب کے ذہنی دماغ کی پیداوار ہے — !!

زیر نظر کھلی چٹھی اور ایڈیٹر صاحب کے مقالہ میں اس قسم کی اور باتیں بھی قابل تجزیہ ہیں مگر بخوف طوالت ان سے صرف نظر کر کے جناب بیدار صاحب کی کھلی چٹھی سے صرف ایک اقتباس پیش کر کے اس ضمنی بحث کو ہی ختم کرتے ہیں جناب بیدار صاحب کے تاثرات سے مرعوب بلکہ مایوس ہو کر محترم خان صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں :-

" اب اگر آپ کی سوچ کا یہی عالم ہے کہ امام جماعت احمدیہ ربوہ سے کوئی احمدی عقائد کا اختلاف نہیں رہا تو خواہ مخواہ جناب ان کی بیعت کرتے پھیلا دیں رہے ہیں آپ کی تحریر کو اگر ظاہر الفاظ میں

میں لیا جاتے تو اس میں صرف ایک کمی معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ آپ کے بیعت کرنے کا ذکر نہیں۔" (الفضل)

اس میں شک نہیں کہ جس خدا نے خان صاحب کو حضرت امام جماعت احمدیہ کے چہرہ سے حقیقی روحانیت کی روح شاہدہ کرنے کی بصیرت عطا فرمائی اس کے فضل سے کچھ بعید نہیں کہ جناب بیدار صاحب کا بیان کردہ کمی بھی پوری ہو جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جس صورت میں کہ ابھی وہ نمایاں تبدیلی تا ہنوز زیر دہ اخفا ہیں بے اور اہل پیغام حال سے بے حال ہوئے جاتے ہیں۔ اگر دوسری صورت سامنے آجاتی تو ان کا کیا بنتا؟

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِاُولِی النُّھٰی۔

## جامعہ مسجد ممبئی میں
# ایک تعلیمی و تربیتی جلسہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب مبلغ بمبئی ہماچل پردیش

مورخہ ۲۸ ردفا ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۸ رجولائی ۱۹۶۸ء بوقت شام جامع مسجد بمبئی میں زیر صدارت مکرم عبد العزیز صاحب ایک تعلیمی و تربیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے ساتھ اجلاس کی کارروائی آغاز پذیر ہوئی۔ بعدہ پہلی تقریر مکرم عبد الغنی صاحب نے "مسلمان کسے کہتے ہیں" کے عنوان پر کی۔ موصوف نے آیت کریمہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ ہر انسان اپنی عملی زندگی میں طبعی طور پر ایک نمونے کا محتاج ہوتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات انسان کامل ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے ایک بہترین اور قابلِ تقلید اُسوہ کی حامل ہے۔ جیسا کہ آپ خود بھی فرماتے ہیں کہ "بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ" یعنی میں اخلاقی قدروں کو اجاگر کرنے اور انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے مبعوث ہوا ہوں پس ایک مسلمان ہونے کا دعوے دار اسی وقت تک حقیقی مسلمان کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ آپ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنائے اور اسی نہج رنگ میں عمل پیرا ہو۔

ازاں بعد مکرم محمد حمید صاحب تاب نے حضرت عمر فاروق رضی کے قبول اسلام کے نہایت ہی ایمان افروز واقعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے قرآن کریم کی حقیقی عظمت و رفعت کو دلوں میں بٹھانے اور ہمیشہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہنے کی تلقین فرمائی مقرر نے نہایت مؤثر اور دردانگیز رنگ میں اپنی تقریر کو ختم کیا۔

بعدہٗ خاکسار نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے واضح کیا کہ اولاد قوم کا بیش قیمت سرمایہ ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم ان کی کما حقہٗ حفاظت بھی کریں اور صحیح تربیت بھی کیونکہ ایک بہترین معاشرہ تبھی معرض وجود میں آسکتا ہے جبکہ اس کا نوجوان طبقہ خود بھی تربیت یافتہ ہو اور آئندہ اصلاح و تربیت کا بیڑہ بھی اٹھا سکے۔ خاکسار نے دوران تقریر میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے چند واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلعم بچوں کی تربیت کس رنگ میں فرمایا کرتے تھے۔ نیز یہ کہ آپ کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت تھی کہ ایک موقعہ پر آپ نے نیک اور صالح اولاد کو صدقہ جاریہ سے نسبت دی ہے جو والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے لئے بہترین اجر کا موجب ہوتی ہے۔

آخر میں خاکسار نے ہر مرد و زن کو قرآن کریم پڑھنے اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی اور اس طرح بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں خارق عادت برکت ڈالے اور ہماری کوششوں کو اپنے فضل سے بارآور فرمائے۔ آمین ثم آمین

معذرت:۔ دفتر بدر کے ایک کاتب چند روز کیلئے چونکہ بیمار ہو گئے تھے اس لئے مجبوراً یہ شمارہ بارہ صفحات کی بجائے آٹھ صفحات پر شائع کرنا پڑا جس کے لئے ہم قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں۔ (مینیجر بدر)

# وصایا

نوٹ:۔ وصیتیں منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے بارے میں کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دی جائے۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۷۰۵۔ سید مصطفےٰ حسین ولد سید کریم الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت، عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن حیدرآباد۔ ڈاک خانہ حیدرآباد صوبہ دکن۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو ملازمت خانگی کے عوض مجھے بصورت تنخواہ ۱۴۰/- روپیہ ماہوار ملتی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت میری آئندہ یا بوقت وفات ثابت ہونے والی جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

العبد سید مصطفےٰ حسین موصی ۸/۶/۶۴ — گواہ شد سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ لال ٹیکری حیدرآباد دکن ۸/۶/۶۴

گواہ شد مولوی احمد حسین ولد مولوی مومن حسین صاحب مومن منزل سعید آباد۔ حیدرآباد ۱۱-۶-۶۴-۸

نمبر ۱۳۷۳۲۔ زہرہ بی بی زوجہ عبد الرزاق صاحب کنترر۔ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ستمبر ۱۹۵۱ء ساکن بیلی ڈاک خانہ خاص ضلع دھارواڑ صوبہ میسور حال قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۶۸ - ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ و زیورات وغیرہ نہیں ہیں۔ اور کوئی ماہوار آمد بھی نہیں ہے۔

الامتہ زہرہ بی بی

گواہ شد مبارک علی درویش داماد موصیہ ۵/۶۸ - ۱۶۔ گواہ شد عبد الرزاق صاحب کنترر خاوند موصیہ ۵/۶۸ - ۱۶

گواہ شد عبد القادر دہلوی درویش قادیان ۵/۶۸ - ۱۶

نمبر ۱۳۷۳۰۔ کے۔ ایم۔ شاہ الحمید صاحب ولد اے۔ کے محی الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۱ سال بیعت ۲/۶۸ - ۱۸ ساکن سیرانباپورم ڈاک خانہ خاص ضلع ترویلی صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۴/۶۸ - ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہوتا ہے جو کہ مبلغ ۱۲۰/- روپیہ ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد کے۔ ایم۔ شاہ الحمید — گواہ شد نائک محمد بشیر وصیت نمبر ۱۲۲۹۴ سکنہ پیٹھانہ پتر۔ ڈاک خانہ سلواہ ضلع پونچھ۔

گواہ شد یحییٰ علی خان موصی ۱۳۷۰۵

نمبر ۱۳۷۲۱۔ سید غلام احمد ولد سید نیاز حسین صاحب قوم سید پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ رسول پور سونگھڑہ۔ ڈاک خانہ کوڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ (انڈیا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد و آمد ذیل کی ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں:۔ (۱) زرعی اراضی واقع محلہ رسول پور مقام سونگھڑہ ۱/۵ ایکڑ جو سالانہ ہے قیمتی پانصد روپیہ (۲) سالانہ آمد اس اراضی سے صرف نصف صد روپیہ سالانہ اس کے علاوہ نہ کوئی میری جائیداد ہے نہ ہی ذریعہ آمد۔ بچوں کے ساتھ قیام ہے میری وفات پر مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

العبد سید غلام احمد شاہ غفی عنہ رسول پور سونگھڑہ

گواہ شد سید غلام محمد احمدی غفی عنہ رسول پور سونگھڑہ ضلع کٹک — گواہ شد سید مفضل عمر کٹکی خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ داماد موصی۔

# تحریکِ جدید - ایک لازمی چندہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کو لازمی چندہ قرار دیا اور اس کی شرح کم از کم دس روپے مقرر فرمائی تھی۔ اس لئے ہر ایک احمدی کو کم سے کم اس شرح کے ساتھ تحریک جدید میں شامل ہونا چاہیئے - اور حالیہ مشاورت کی رو سے جماعتوں کی طرف سے ایسے افراد کی فہرست بھی صیغہ ہذا میں آنی ضروری ہے جو اس چندہ میں شریک نہیں۔ تا مرکز کی طرف سے بھی تلقین کی جا سکے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

۱۔ "ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے ...."

نیز فرمایا:-

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آ جائے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھو دیا جائے گا۔"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

---

# وقفِ جدید سال یازدھم کی وصولی سے متعلق

## ایک ضروری اعلان

امسال وقف جدید کی وصولی کی رفتار حسب توقع نہیں بلکہ گذشتہ سال کے مقابلہ پر بہت ہی کم ہے۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ امراء کرام و صدر صاحبان حضور ایدہ اللہ کے ارشادات احباب کو بار بار سنائیں اور اس کی افادیت بھی واضح کریں۔ چندہ کی وصولی سے مجھے ان جماعتوں کا علم بخوبی ہو جاتا ہے کہ جن کے بعض عہدیداران مناسب رنگ میں احباب جماعت کو تحریک نہیں کر رہے یا بعض افراد عہدیداران کے ساتھ تعاون نہیں کر رہے۔

بہرحال ان دو صورتوں میں سے کسی ایک کی کمی کی وجہ سے وصولی پر اثر پڑا ہے اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ اس کی کمی کو دور کرتے ہوئے دفتر وقف جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پیش نظر دیگر ذاتی ضروریات پر اسے مقدم رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں گے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"امرائے جماعت کو چاہیئے کہ جو عہدیدار کام نہ کریں انہیں ہٹا کر نئے عہدیدار مقرر کریں اور کسی کا لحاظ اس سلسلہ میں نہ کریں۔ آخر ہم ایک فرد کا لحاظ کر کے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو کیوں نقصان پہنچائیں۔"

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

---

# دورہ قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید

## جماعتہائے احمدیہ آندھرا، میسور، کیرالہ، مدراس و مہاراشٹر

مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید آندھرا، میسور، کیرالہ مدراس اور مہاراشٹر کی جماعتوں میں بغرض حصول چندہ تحریک جدید اور حصول وعدہ جات کیلئے مورخہ ۲۰ ظہور ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۰ اگست ۱۹۶۸ء سے دورہ شروع کر رہے ہیں۔ جملہ جماعتوں کے

---

# ضرورتِ محرر

دفتر ہذا کو ایک میٹرک پاس محرر کی ضرورت ہے جو اردو انگریزی بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔ خواہشمند احمدی نوجوان جو انجمن تحریک جدید قادیان کی ملازمت میں آنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ ۳۱ اگست ۱۹۶۸ء (۳۱ ظہور ۱۳۴۷ ہش) تک، مع نقل سرٹیفیکیٹ دفتر وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان میں بھجوا دیں تقرر کے بعد سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنے تک مبلغ -/۷۵ روپے تنخواہ ملیگی۔ چھ ماہ کے اندر سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنا ہوگا۔ امتحان میں کامیابی کے بعد ۲۲۰-۶-۱۶۰-۵-۱۳۰-۴-۹۰ کے گریڈ میں -/۹۰ روپیہ تنخواہ ہوگی۔ اس کے علاوہ قادیان میں رہائش کی سہولت الگ ہوگی۔ لہٰذا خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جلد بھجوا دیں۔

۱۔ نام مع ولدیت و سکونت و مکمل پتہ

۲۔ پیدائشی احمدی ہے یا خود بیعت کی ہے۔ خود بیعت کی صورت میں کب بیعت کیا ہے

۳۔ عمر کیا ہے اور صحت کیسی ہے

۴۔ نام جماعت جس کے ساتھ درخواست دہندہ کا تعلق ہے۔

۵۔ نقل سرٹیفیکیٹ مصدقہ

۶۔ والدین یا سرپرست کی تحریری اجازت اور مقامی امیر صاحب کی تصدیق۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

---

# دورہ مکرم مولوی سید بدرالدین احمد صاحب

## انسپکٹر وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

### جماعت ہائے احمدیہ بمبئی، آندھرا، میسور، کیرالہ و مدراس سٹیٹ

مکرم مولوی سید بدرالدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید مورخہ ۱۵ ظہور (اگست) ۱۳۴۷ ہش کو برائے وصولی چندہ وقف جدید و ضمانہ (؟) وعدہ جات وقف جدید بمبئی، آندھرا، میسور، کیرالہ و مدراس سٹیٹ کی جماعتوں کے دورہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ ہر جماعت میں پہلے وہ خود بذریعہ خط تاریخ آمد سے مطلع کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

جملہ عہدیداران امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ اپنا تعاون پیش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

امراء کرام، صدر صاحبان، سیکرٹریان صاحبان مال اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعاون پیش کریں۔ ہر جماعت میں بذریعہ خط وہ اپنی آمد سے اطلاع دیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

# خبریں

نئی دہلی ۵ راگست۔ آج پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے لوک سبھا میں بتایا کہ بھارت سرکار اس معاملہ پر پوری گمبھیرتا سے غور کرے گی کہ امریکہ کی انٹی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے ...... بھارت میں شروع کئے گئے ریسرچ ادارہ کو جاری رکھنا چاہئے یا نہ۔ کیونکہ اب یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ امریکہ کی یہ انٹی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ امریکہ کے دفاع ہی کی منسلکہ ہے شریمتی اندرا سوالات کا جواب دے رہی تھیں کیلیفورنیا یونیورسٹی کے پروجیکٹ نے ہمالیائی علاقہ میں دو ریسرچ سکیمیں شروع کر رکھی ہیں۔ ایک مشوری میں اور اس کے آس پاس رہائش پذیر تبتی شرنارتھیوں کی بھاشا اور کلچر کی کھوج کے متعلق ہے۔ اسی سکیم کے تحت آدمی نزد نا یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر علم الاجسام الانسانی پروفیسر جے ڈاونز نے ریسرچ کرنے کی دوسری سکیم ہمالیائی علاقوں میں نظم و نسق اور مذہب کے بارے مطالعہ کی ہے۔

جے پور ۲ راگست۔ چیتوڑ میں کئی جگہ سے موسلادھار اور مسلسل بارش کے نتیجہ میں ہزارہا ایکڑ مربع فیٹ اراضی پانی میں ڈوب گئے ہیں۔ ان کی نکاسی اور انہیں محفوظ مقامات پر پہنچانے کے لئے فوج کی مدد طلب کر لی گئی ہے۔ جے پور میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلا ہے کہ ایک پولیس اسٹیشن مویشیوں کا ایک ہسپتال اور کوآپریٹو اسٹور کی ایک عمارت زیر آب ہیں۔ اور ان کے گرد آٹھ آٹھ فیٹ بلند پانی کھڑا ہے۔ عملہ اور ان کے گھر کے لوگ چھتوں پر پناہ گزیں ہیں۔

کوچین ۴ راگست۔ وزیر خوراک مسٹر جگجیون رام نے کہا کہ اگست میں کیرالہ کو ۲۲ ہزار ٹن چاول ملے گا انہوں نے کہا کہ ملک کی غذائی حالت اس وقت باعث تشویش نہیں۔ اگر بارش اطمینان بخش رہی تو حالت زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ تین چار برس بعد ہم دھان برآمد کرنے لگیں گے آج تک بھی ہم دالیں برآمد کر رہے ہیں۔ وہ یہ نہیں بتا سکے کہ اس سال ہندوستان میں کتنا چاول پیدا ہوگا۔ خوراک کے زونل سسٹم کو ختم کرنے پر ستمبر میں وزراء خوراک کی کانفرنس میں غور ہوگا۔

کوچین۔ ۴ راگست۔ کیرالہ کے طلباء کے زرعی سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جگجیون رام نے آج کہا کہ زراعت کی ترقی کے لئے سائنس کی معلومات اور ایجادات سے فائدہ اٹھایا جائے

نئی دہلی ۴ راگست۔ اس وقت سارے ایشیاء میں سائنسدانوں کی تعداد ڈالکھ ۶۷ ہزار ہے۔ حالانکہ صرف امریکہ میں سائنسدانوں کی تعداد ۱۰ لاکھ ہے۔ نئی دہلی میں ۹ راگست سے ۲۰ راگست تک یونسکو کے زیر اہتمام ایک سائنسی کانفرنس ہوگی جس میں ۲۶ ایشیائی ممالک کے نمائندے شرکت کریں گے اور سائنسدانوں کی قلت تعداد کا مسئلہ زیر بحث آئے گا تجویز یہ ہے کہ ایشیائی ممالک میں سائنسدانوں کی تعداد چوگنا کر دی جائے۔

سائیگان ۴ راگست۔ ساحل کے نشیبی علاقوں میں کمیونسٹوں کے اسلحہ کے ذخائر کو تلاش کرنے والے امریکیوں نے ویت کانگ کے خفیہ خزانے کا پتہ چلایا ہے جس میں ڈیڑھ لاکھ ڈالر کے امریکی نوٹ تھے جو غالباً دال اور چاول وغیرہ خریدنے کیلئے جمع کئے گئے تھے یہ نوٹ پلاسٹک کے ڈبوں میں بند تھے اس کے ساتھ ساتھ ویت کانگ کی کچھ خفیہ دستاویزات بھی ملیں۔ یہ سب نوٹ بچاس بچاس ڈالر کے تھے۔ کچھ نوٹ اسلحہ کی خالی پیٹیوں میں تھے۔ یہاں سے ایک سو میل جنوب میں یہ خزانہ ملا ہے۔

## ضروری اعلان

جماعت احمدیہ کوڈالی سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عبد الجبار ولد مکرم عبد الکریم صاحب (ان کے والد صاحب اپنے بیٹے کی حرکات سے بیزار ہیں) مختلف جماعتوں میں پھر کر احباب جماعت سے امداد بر قرض کے طور پر رقوم وصول کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بعض احباب کی طرف سے ان کے بارہ میں سنگین قسم کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ان سے ہوشیار رہیں۔ ان کی عمر تیس سال کے قریب ہے رنگ گندمی اور قد لمبا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

## بقیہ اخبار احمدیہ

قادیان مورخہ ۳ ظہور کو خان عبد الاحد خاں صاحب افغان درویش قادیان وفات پا گئے۔ اگلی روز ایک بجے نماز جنازہ ہوئی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی (مفصل دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

## تسبیح و تحمید کرنے اور درود شریف پڑھنے کی مبارک تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی۔ تحمید و تمجید کرنے اور درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنانے کی تلقین کرتے ہوئے جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کو ہدایت فرمائی ہے:-

(۱) بڑی عمر کے تمام مرد اور عورتیں روزانہ کم از کم دو سو مرتبہ

(۲) نوجوان کم از کم ایک سو مرتبہ (پچیس سال کی عمر تک کے)

(۳) بچے کم از کم تینتیس مرتبہ (پندرہ برس سے کم کے)

(۴) بالکل چھوٹی عمر کے بچے، بچیاں جنہوں نے ابھی بولنا شروع کیا ہے کم از کم تین مرتبہ مندرجہ ذیل تسبیح اور درود پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

پس جماعت کے تمام مردوں، عورتوں نوجوانوں اور بچوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ خاص تعہد سے روزانہ تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھا کریں تاکہ جماعت کے افراد میں ذکر و اذکار کی عادت راسخ ہو جائے۔ اور یہ امر اللہ تعالیٰ کے افضال و انوار و برکات کے حصول کا موجب ہو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال بھر کے لئے ہر احمدی کے لئے فرض قرار دیا ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## درخواستہائے دعا

○ خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے اور اب خدا کے فضل سے دور ہو گیا ہے بزرگان سلسلہ۔ درویشان کرام اور جملہ احباب جماعت عاجز کی کامل صحت یابی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار لطیف الرحمٰن احمدی کٹک

○ خاکسار کے دادا جان۔ دادی جان والد بزرگوار اور والدہ محترمہ مختلف قسم کے عوارض میں مبتلا رہ کر صاحب فراش چلے آ رہے ہیں نیز یہ عاجز ایم بی بی ایس کے آخری سال میں زیر تعلیم ہے۔ احباب کرام سے اپنے بزرگان کی کامل شفایابی اور عاجز کی کامیابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار انیس احمد جمشید پور

خاکسار کچھ عرصہ سے بندش پیشاب کے عارضہ کے باعث ہسپتال میں داخل تھا۔ اب چھوٹا اپریشن کامیاب ہو جانے کی وجہ سے گھر آ گیا ہے کچھ دنوں کے بعد بڑا اپریشن ہونے والا ہے اس کی کامیابی کے لئے احباب کرام و درویشان قادیان کی خصوصی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ خاکسار سید صمصام الدین احمد شفی ... مونگھیر